اچھی صحبت کی برکات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ علىٰ سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پر نُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أَجمعِيْن.

جیسی صحبت ویسا اثر

عزیزانِ محترم! انسان کے سنوَرنے کے لیے جہاں دیگر اَسباب وغیرہ کارآمد ہوتے ہیں، وہیں ایک اَہم سبب اچھا ونیک ماحول بھی ہے، انسان کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے، والدین اور گھر کا ماحول اچھا ہو گا تو بچے پر اچھا اثر پڑے گا، اس کی صحیح تعلیم وتربیت ہوگی، اور خدانا خواستہ اگر گھر کا ماحول بُرا ہے تو بچے پر بھی وَیسا ہی اثر پڑے گا، مشاہَدہ ہے کہ انسان نیک لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے تو اچھی صحبت واچھی باتیں رُوح میں تازگی اور دل میں شادابی پیدا کرتی ہیں، اچھی دوستی واچھی ہمنشینی انسانی

ترقی کا پیش خیمہ اور مُعاشرے کی اجتماعیّت و مزید پختگی کا اہم سبب ہے، یہی چیز باہمی محبت، تعاوُن، اتفاق، اِخلاص، خیر خواہی، احترام اور اَفکار و نظریات میں یکجہتی کے قِیام کا بھی سبب ہے، دوستی کے باعث آپس میں اُلفت و محبت بڑھتی ہے، باہمی لین دَین کی راہ ہموار ہوتی ہے، اِسی صحبت سے انسان بنتا بھی ہے اور بگڑتا بھی ہے، اچھی صحبت اختیار کرنے والا اچھا، اور بُری صحبت میں بیٹھنے والا بُرا بن جاتا ہے، کیونکہ بیچنے والے کی صحبت تحفے میں دَھبے دیتی ہے، جبکہ عطر فروش کی صحبت انسان کو معطّر کر دیتی ہے، نیک لوگوں کی دوستی بندے کو نیکیوں کی طرف مائل کرتی ہے، جبکہ بُرے لوگوں کی صحبت بُرائی کی طرف لے جاتی ہے، صحبت بالمشافہ ہو، یا مَیل جول، انٹرنیٹ، اِی میل، فیس بک، ٹوئیٹر، اخبارات ورسائل اور دینی کتب کے مطالعہ وغیرہ سے ہو، یا دیگر کسی بھی ذریعے سے ہو، وہ بالآخر صحبت ہی ہے، ہر صورت اُس کا اثر شخصیّت پر ضرور پڑتا ہے، دینِ اسلام نے ہمیں روزِ اوّل ہی سے دوستی کا صحیح تصوّر عطا فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو"۔

عزیزانِ گرامی! لوگوں کی عادات واَطوار، مشغلے میں بڑا فرق اور پسند وناپسند کے پیمانے مختلف ہوتے ہیں، جَیسی صحبت وہمنشینی ہوگی انسان پر وَیسا ہی اثر ہوتا ہے،

---

(۱) پ۱۱، التوبة: ۱۱۹.

اچھی صحبت بگڑے ہوئے لوگوں کو بھی سُدھار دیتی ہے، جبکہ بُری صحبت اچھے بھلے انسان کو بھی راہِ راست سے بھٹکا دیتی ہے، اچھے دوست کے ذریعے انسان اچھے سانچے میں ڈھل جاتا ہے، جبکہ بُرے دوست کی دوستی کے سبب انسان اچھی تعلیمات سے رُوگردانی کر جاتا ہے، اس آیتِ کریمہ میں ہمیں دوستی کا جو ضابطہ واُصول دیا گیا ہے وہ بالکل صداقت پر مبنی ہے، کہ جس گروہ میں اَولیائے کِرام ہیں، وہی بَرحق وصادقین کا کارواں ہے، جن کا تعلق اللہ ورسول اور صالحین سے جُڑا ہوتا ہے، انہیں کے ساتھ رہنے میں دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی ہے؛ کہ پھل پُھول اُسی شاخ میں لگتے ہیں جس کا تعلق جڑ سے قائم ہو، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ سچے اور نیک لوگوں کے ساتھ رہنا ہے۔

اچھا دوست وہ ہے جو نیکی وبھلائی کی تلقین کرتا رہے، اور بُرائی وناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے فرمایا: «مَثَلُ الجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً خَبِيْثَةً»(١) "اچھے اور بُرے دوست کی مثال مُشک اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے؛ کہ مُشک اُٹھانے والے

(١) "صحيح ابن حِبّان" كتاب البرّ والإحسان، ر: ٥٦٢، صـ١٤٧.

سے یا تو کچھ خریدو گے، یا تم اُس کی صحبت سے اچھی خوشبو پاؤ گے، جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا، یا تم اُس کی صحبت سے بدبو پاؤ گے"۔

عزیز دوستو! حضرت سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا کہ "دوست اگر نیک ہو تو ضرور فائدہ دے گا"[1]، بُرے ہمنشیں و بُرے دوست سے تنہائی بہتر ہے، اور اچھے آدمیوں کی ہمنشینی تنہائی سے بہتر ہے، حضرت سیّدنا حکیم لُقمان عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ "جس نے بُرے دوست کی صحبت اختیار کی، وہ سلامت نہیں رہے گا، اور جو نیک دوست کی صحبت اختیار کرے گا، وہ قابلِ قدر مال پائے گا"[2]۔ تو معلوم ہوا کہ ہمنشینی و دوستی کے اثرات انسان پر ضرور مرتَّب ہوتے ہیں، تو عقلمند وہی ہے جو بُری صحبت سے بچ کر اچھی صحبت اختیار کرلے۔

نیک صحبت کی اَہمیّت

عزیز دوستو! نیک لوگوں کی ہمنشینی کا اثر ایک اَیسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، اسلام نے ہمیشہ نیک صحبت اختیار کرنے، اور بُری دوستی وصحبت سے بچنے کا درس دیا ہے، یہ بات بالکل واضح ہے کہ جَیسی صحبت ہوگی وَیسا اثر ہوگا، نیک صحبت سے انسان کی شخصیت سنوَرتی اور صحبتِ بد سے بگڑ جاتی ہے، بلکہ بُری ہمنشینی کا اثر و نقصان زیادہ ہوتا ہے، نیک اور صالح مسلمان کی دوستی دونوں جہاں میں سُود مند

---

(١) "تفسير ابن كثير" الشعراء، تحت الآية: ١٠٠، ١٠١، ٣/ ٣٤٤.

(٢) "الزهد والرقائق" لابن المبارك، بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ ﷻ، ر: ١٠٥٩، ١/ ٣٧٣.

ہوتی ہے، قبر و حشر میں عذاب سے نَجات، بلندیٔ دَرَجات اور دُخولِ جنّت کا باعث ہوتی ہے، نیک دوست کی اَہم صفات میں سے ایمان اور تقویٰ و پرہیزگاری بھی ہے، اچھی صحبت کے پیشِ نظر رَحمتِ کونَین ﷺ نے فرمایا: «لاَ تَصْحَبْ إِلاَّ مُؤْمِناً»(۱) "دوستی صرف مؤمن مسلمان ہی سے کیا کرو"؛ کیونکہ اچھوں کی صحبت اچھے کام پر اُبھارتی ہے، اس کے برعکس بُرے کی سنگت بُرائی کی راہ دِکھاتی ہے، اعمالِ صالحہ سے غافل کرتی ہے، لہذا ہم میں سے ہر ایک پر لازم وضروری ہے کہ اچھے دوست و ہمنشین کا انتخاب کرے، اچھا دوست وہ ہے جو نیک راہ پر گامزن کرتا ہے، تمام مُعاملات میں ہماری بھلائی چاہتا ہے، آقائے دوجہاں ﷺ نے اچھی دوستی کی اَہمیّت اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا: «خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ»(۲) "اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست و ہمنشیں کے لیے اچھا ہے"۔ اچھی ہمنشینی انسان کی دنیا وآخرت کو سنوار دیتی ہے، نیز اللہ ورسول اور صالحین کی محبت بھی پیدا کرتی ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے ایک اَیسے نبی کی صحبت عطا فرمائی جو انسانِ کامل واکمل اور حُسن اَخلاق کے پیکر، تمام کمالات کے جامع ہیں، اسی صحبت کی

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخُدري، ر: ۱۱۳۳۷، ٤/ ۷۷.

(۲) "جامع الترمذي" "أبواب البرّ والصلة، باب ما جاء في حقّ الجوار، ر: ۱۹٤٤، صـ٤٥۲.

بدَولت صحابۂ کرام کو تاقیامت اَیسا امتیازی مقام حاصل ہوا جو صرف انہیں کے ساتھ خاص ہے، دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ اپنا کھانا بھی نیک لوگوں کو ہی کھلانا چاہیے، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ»[1] "صرف مؤمن سے دوستی رکھو، اور تمہارا کھانا بھی صرف متقی ہی کھائے"۔

نیک صحبت کی خصوصیات

حضراتِ گرامی قدر! اچھی بُری صحبت کی کچھ علامات ہیں، جنہیں دیکھ کر انسان اچھی صحبت اختیار کرتا اور بُری صحبت سے بچتا ہے، جہاں اللہ ورسول کی اِطاعت وفرمانبرداری ہو، اَحکامِ الٰہیہ پر عمل ہو، گناہوں سے اجتناب اور فرائض وواجبات وسنن کی ادائیگی وپابندی ہو، اچھے اَخلاق کا مُظاہرہ ہو، صِلہ رِحمی اور والدین سے حُسنِ سُلوک ہو، ہمسایوں کے ساتھ بھلائی ہو، مشکل میں کام آنا ہو، تو وہ اچھی صحبت ہے۔ دوستی محبت واُلفت کا ایک مضبوط رشتہ اور انتہائی سچا تعلق ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا: «الصَّدِيقُ أَوْكَدُ مِنَ القَرَابَةِ»[2] "دوست بَسا اَوقات رشتہ دار سے بھی زیادہ قریبی ہوا کرتا ہے"، لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے

---

(١) "سُنن أبي دَاود" كتابُ الأدب، بابُ مَن يُّؤمر أَن يجالس، ر: ٤٨٣٢، صـ٦٨٣.

(٢) "تفسير القُرطبي" النور، تحت الآية: ٦١، الجزء ١٢، صـ٢٨٩.

لوگ پریشانیوں اور مصیبتوں میں اپنے دوستوں کو رشتہ داروں پر فَوقیت دیتے ہیں، خوشحالی وتنگی میں دوستوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔ جبکہ جہاں اس کے برعکس ہو، بُری عادتوں، غلط رسم ورَواج کو اچھا سمجھا اور کہا جاتا ہو، عیب کو ہُنر اور گناہ کو ترقی کا نام دیا جاتا ہو، وہ بُری صحبت ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

بُری صحبت انتہائی خطرناک ہے

میرے عزیز بزرگو! جہاں اچھی صحبت کے اچھے اثرات مرتّب ہوتے ہیں، وہیں بُری صحبت وہمنشینی انسان پر بُرا اثر بھی ڈالتی ہے، بُرے لوگوں کی ہمنشینی بندے کو اللہ ورسول کا نافرمان بنادیتی ہے، فرائض، واجبات اور سنن ونوافل میں کوتاہی وسُستی دِلاتی ہے، گناہ پر جرأت دِلاتی ہے، حُدود اللہ کی پامالی پر اُبھارتی ہے، بُرے اَخلاق کا خوگر بناتی ہے، بُری صحبت قطعِ رِحمی، والدین کی نافرمانی، حقوق العباد میں کوتاہی، غرور وتکبر، ظلم وجبر وغیرہ گناہوں کا عادی بناتی ہے، بُری صحبت شیطان کو پسند ہے، اس کے باعث انسان کی دنیا وآخرت دونوں خراب ہوجاتی ہیں، جو شیطان کو خوش کرنے والے کام کرتا ہے، شیطان اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، بُروں کی ہمنشینی بہت ہی بُری ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا﴾(1) "جس کا ساتھی شیطان ہوا، تو کتنا بُرا ہمنشین ہے!"۔

---

(۱) پ۵، النساء: ۳۸.

جانِ برادر! بُری صحبت و بُری دوستی کے اثرات بُرے ہوتے ہیں، اَیسی دوستی فوراً سے پیشتر ترک کر دینی چاہیے، حضرت سیّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اپنے داماد مغیرہ بن شُعبہ سے فرمایا: "اے مغیرہ! جس بھائی یا دوست کی ہمنشینی سے کوئی دینی فائدہ نہ ہو، تو سلامتی اِسی میں ہے کہ اُسے تَرک کر دو"[1]، تو معلوم ہوا کہ بُری صحبت اثر کرتی ہے، اور دونوں جہاں میں نقصان و خُسران کا باعث بھی ہے، ہم میں سے ہر ایک کو اس سے اجتناب کرنا لازم وضروری ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دشمن در حقیقت اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ نے اُن سے دوستی اور میل ملاپ رکھنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾[2] "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ"۔

انسان پر صحبت کا اثر ہوتا ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ہم میں سے ہر ایک یہ بات جانتا ہے کہ دوستی اپنا اثر دِکھاتی ہے، چاہے مَرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، جَوان ہو یا بوڑھا، ہر ایک پر صحبت کا اثر ہوتا ہے، جو جس کی صحبت میں رہتا ہے اُس کے اثرات اِس میں منتقل ہوتے ہیں، اسی لیے والدین و سرپرست اپنی اولاد و ماتحت کو یہ کہتے ہیں کہ بُرے لوگوں سے بچ

---

(١) "کشف المحجوب" [مترجم]، بیسواں باب صحبت، ص٤٦٥، ٤٦٦ بتصرّف۔

(٢) پ٢٨، الممتحنة: ١.

کررہنا، ہم اپنے مُعاشرے پر نظر ڈالیں تو جو جس کی صحبت میں اُٹھتا بیٹھتا ہے، کچھ ہی عرصہ میں وہ بھی وَیسا ہی بن جاتا ہے، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے دوست کے انتخاب کے بارے میں ہمیں تنبیہ فرمائی؛ کیونکہ لوگوں میں سے ہر ایک دوستی وہمنشینی کے لائق نہیں ہوا کرتا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الرَّجُلُ عَلىٰ دِيْنِ خَلِيْلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»(۱) "آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اچھی طرح غور وفکر کرے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے"؛ کیونکہ آدمی اکثر وہی راستہ اختیار کرتا ہے جو اُس کے دوست کا راستہ ہوتا ہے، لہٰذا خود بھی اچھی صحبت اختیار کریں، اور اپنے اَہل وعِیال، دوست واَحباب کو بھی اسی کی دعوت دیں، اِسی میں دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی ہے، اور جس نے دنیا میں بُری دوستی اختیار کی ہوگی، اُسے آخرت میں شرمندگی اور پچھتاوے کے سِوا کچھ حاصل نہیں ہوگا، وہاں اُس کی زبان سے بےاختیار نکلے گا: ﴿يا وَيْلَتى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلاناً خَلِيلاً﴾(۲) "ہائے افسوس! کاش کسی طرح میں نے فُلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا"۔

تو معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت کے لیے دو۲ چیزیں ضروری ہیں، اچھوں کی صحبت، اُن سے اُلفت ومحبت، اور بُروں سے دُوری واجتناب، اگر کوئی شخص نیک

---

(۱) "سنن أبي داود" كِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ، ر: ٤٨٣٣، صـ٩٨٣.

(۲) پ۱۹، الفرقان: ۲۷.

لوگوں کا ہمنشین ہے، تو باوجود بُرا ہونے کے نیک کہلائے گا، اور اُن نیک لوگوں کی صحبت اُسے ایک دن ضرور نیکی کی طرف لے آئے گی، جبکہ بُروں کی صحبت میں بیٹھنے والا نیک ہو تب بھی بُرا ہوجاتا ہے؛ کیونکہ وہ ان کے اَفعالِ بد کی خاموش تائید کرتا رہے گا، اور بُرائی کو بُرائی نہ سمجھنے والا، یا اس کی تائید کرنے والا بھی بُرائی میں شریک ہوتا ہے، لہٰذا کسی سے دوستی کرتے وقت چند خصلتوں کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ: دوست عقلمند ہو، اچھے اَخلاق کا مالک ہو، بدکار، بدکردار، بدعقیدہ اور دنیا کا حریص نہ ہو، جہاں تک عقل کا تعلق ہے تو وہ تمام مال ومتاع کی اصل ہے، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرّم الله تعالى وجهه الكريم نے فرمایا:

«فَلاَ تَصْحَبْ أَخا الجَهْلِ　　وَإِيّاكَ　وَإِيَّاهُ
فَكَم مِن جاهلٍ أردَى　　حليْماً حيْن آخاهُ
يقاسُ المرءُ بالمرءِ　　إذا مَا المرءُ ما شاهُ
وللشيءِ من الشيءِ　　مقاييس وأشباهُ
وللقلبِ على القلبِ　　دليلٌ حين يلقاهُ»(۱)

"کسی جاہل واحمق کی صحبت اختیار مَت کرنا، اُس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا؛ کیونکہ بہت سے جاہل واحمق لوگ، عقلمندوں کے ساتھ رہ کر انہیں بھی برباد کردیتے ہیں،

---

(۱) "إحياء علوم الدين" كِتَاب آداب الألفة والأخوة والصحبة... إلخ، ۲/ ۱۸۶.

آدمی کو ہمیشہ اس کے ہمنشین پر قیاس کیا جاتا ہے؛ کیونکہ آدمی اپنی طبیعت ورَغبت کے مطابق ہی کسی سے دوستی کرتا ہے، اور اشیاء ایک دوسرے کے مُشابہ ہوا کرتی ہیں، اور ایک دل جب دوسرے سے ملتا ہے، تواُس سے راہ پاتا ہے"۔

اچھی ونیک صحبت کے فوائد

حضراتِ محترم! جو بُرائی وگناہوں والی صحبت سے بچ کر نیک لوگوں کی ہمنشینی اختیار کرتا ہے، اللہ ورسول کی خوشنودی، اور دونوں جہاں میں کامیابی اُس کا مقدّر بن جاتی ہے، جَیسا دوست ہوگا وَیسا ہی انجام ہوگا، حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»[1] "آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے"، لہذا ہم سے ہر ایک کو نیک متقی پرہیزگار لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے، ہمیں اپنی دوستی کا جائزہ لینا ہوگا، کیاواقعی ہماری دوستی اِن اُصول وضوابط کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے جو دِینِ اسلام نے ہمیں عطا کیے ہیں؟ کیا واقعی ہمارے اَحباب ہمیں نیکیوں کی ترغیب دیتے ہیں؟ کیا واقعی ہمارے ہمنشین ہمیں گناہوں پر متنبہ کرتے ہیں؟ لہٰذا اپنے گِردوپیش کا جائزہ لیں، اور ان کی دوستی اختیار کریں جو سچے، ایماندار اور صالحین ہیں۔

برادرانِ اسلام! اچھی صحبت سے انسان نیک وصالح بن جاتا ہے، اگر ہم سیرتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حُسنِ تربیت، حُسنِ اَخلاق،

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، ر: ٦١٦٨، صـ١٠٧٥.

پیار و محبت اور صحبت و ہمنشینی ہی کی برکت سے بڑے بڑے کرّوفر، نیک وصالح، برگزیدہ اور فرشتہ صفت انسان بن گئے، جن کا ذکر خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے قرآنِ کریم میں کیا، جو قیامت تک ہوتا رہے گا، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صحبت و تربیت کے مؤثر انداز نے نَوعِ انسانی سے بے راہ رَوی کو دُور کیا۔

اے اللہ! ہمیں بُری صحبت سے بچ کر اچھی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما، نیک صحبت کے اثرات و فوائد نصیب فرما، اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزارنے کی سعادت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.